46544 ـ نماز وتر كى وارد شدہ كيفيات

سوال

نماز وتر كى ادائيگى ميں افضل كيفيت كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز وتر اللہ تعالى كے قرب كے ليے سب سے افضل اور عظيم عبادات ميں شامل ہوتى ہے، حتى كہ بعض علماء كرام ـ يعنى احناف ـ تو اسے واجبات ميں شمار كرتے ہيں، ليكن صحيح يہى ہے كہ يہ سنت مؤكدہ ميں شامل ہوتى ہے جس كى مسلمان شخص كو ضرور محافظت كرنى چاہيے، اور اسے ترك نہيں كرنا چاہيے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" نماز وتر چھوڑنے والا شخص برا آدمى ہے، اس كى گواہى قبول نہيں كرنى چاہيے"

جو كہ نماز وتر كى ادائيگى كى تاكيد پر دلالت كرتى ہے.

نماز وتر كى ادائيگى كى كيفيات كا خلاصہ ہم مندرجہ ذيل نقاط ميں بيان كر سكتے ہيں:

نماز وتر كى ادائيگى كا وقت:

اس كا وقت نماز عشاء كى ادائيگى سے شروع ہوتا، يعنى جب انسان نماز عشاء ادا كر لے چاہے وہ مغرب اور عشاء كو جمع تقديم كى شكل ميں ادا كرے تو عشاء كى نماز ادا كرنے سے ليكر طلوع فجر تك نماز وتر كا وقت رہے گا.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا اللہ تعالى نے تمہيں ايك نماز زيادہ دى ہے اور وہ نماز وتر ہے جو اللہ تعالى نے تمہارے ليے عشاء اور طلوع

فجر کے درمیان بنائی ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (425) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے.

اور کیا نماز وتر کو اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے یا کہ تاخیر کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے ؟

سنت نبویہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص رات کے آخر میں بیدار ہونے کا طمع رکھتا ہو اس کے لیے نماز وتر میں تاخیر کرنا افضل ہے، کیونکہ رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھنی افضل ہے، اور اس میں فرشتے حاضر ہو تے ہیں، اور جسے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں بیدار نہیں ہو سکتا تو اس کے لیے سونے سے قبل نماز وتر ادا کرنا افضل ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے اول حصہ میں وتر ادا کر لے، اور جسے یہ طمع ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو گا تو وہ وتر رات کےآخری حصہ میں ادا کرے، کیونکہ رات کے آخری حصہ میں ادا کردہ نماز مشھودۃ اور یہ افضل ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (755).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور یہی صحیح ہے، اور باقی مطلق احادیث کو اس صحیح اورصریح افضلیت پر محمول کیا جائے گا، ان میں یہ حدیث بھی ہے:

" میری دلی دوست نے مجھے وصیت کی کہ میں وتر ادا کر سویا کروں"

یہ اس شخص پر محمول ہو گی جو بیدار نہیں ہو سکتا. اھـ

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 277).

وتر میں رکعات کی تعداد:

كم از كم وتر ايك ركعت ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رات كے آخر ميں ايك ركعت وتر ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (752).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رات كى نماز دو دو ہے، لہذا جب تم ميں سے كسى ايك كو صبح ہونے كا خدشہ ہو تو وہ ايك ركعت ادا كر لے جو اس كى پہلى ادا كردہ نماز كو وتر كر دے گى "

صحيح بخارى حديث نمبر (911) صحيح مسلم حديث نمبر (749)

لہذا جب انسان ايك ركعت ادا كرنے پر ہى اكتفا كرے تو اس نے سنت پر عمل كر ليا...

اور اس كے ليے تين اور پانچ اور سات اور نو ركعت وتر بھى ادا كرنے جائز ہيں.

اگر وہ تين وتر ادا كرے تو اس كے ليے دو طريقوں سے تين وتر ادا كرنے مشروع ہيں:

پہلا طريقہ:

وہ تين ركعت ايك ہى تشہد كے ساتھ ادا كرے. اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ميں پائى جاتى ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم وتر كى دو ركعتوں ميں سلام نہيں پھيرتے تھے"

اور ايك روايت كے الفاظ يہ ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تين وتر ادا كرتے تو اس كى آخر كے علاوہ نہيں بيٹھتے تھے"

سنن نسائى (3 / 234) سنن بيہقى (3 / 31) امام نووى رحمہ اللہ تعالى المجموع ميں لكھتےہيں: امام نسائى نے حسن سند كے ساتھ اور بيہقى نے صحيح سند كے ساتھ روايت كيا ہے. اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 7).

دوسرا طریقہ:

وہ دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر دے اور پھر ایك رکعت واتر ادا کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما دو رکعت اور اپنے وتر کے درمیان سلام پھیرتے تھے، اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے"

رواہ ابن حبان حدیث نمبر (2435) ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری (2 / 482) میں کہتے ہیں اس کی سند قوی ہے. اھـ

لیکن اگر وہ پانچ یا سات وتر اکٹھے ادا کرے تو صرف اس کے آخر میں ایك ہی تشھد بیٹھے اور سلام پھیر دے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت نماز ادا کرتے اس میں پانچ رکعت وتر ادا کرتے اور ان میں آخری رکعت کے علاوہ کہیں نہ بیٹھتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (737).

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات وتر ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام اور کلام کے ساتھ علیدگی نہیں کرتے تھے"

مسند احمد (6 / 290) سنن نسائی حدیث نمبر (1714) نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی سند جید ہے.

دیکھیں: الفتح الربانی (2 / 297) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب اکٹھی نو رکعت وتر ادا کرنی ہوں تو تو آٹھویں رکعت میں تشھد بیٹھ کر پھر نویں رکعت کے لیے کھڑا ہو اور

سلام نہ پھیرے اور نویں رکعت میں تشھد بیٹھ کر سلام پھیرے گا، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات ادا کرتے اور ان میں آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور دعاء کرتے اور سلام پھیرے بغیر اٹھ جاتے پھر اٹھ کر نویں رکعت ادا کر کے بیٹھتے اور اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی حمد بیان کر کے دعاء کرتے اور پھر ہمیں سنا کر سلام پھیرتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (746).

اور اگر وہ گیارہ رکعت ادا کرے تو پھر ہر دو رکعت میں سلام پھیرے اور آخر میں ایك وتر ادا کرے.

وتر میں کم از کم اور اس میں قرآت کیا ہو گی:

وتر میں کم از کم کمال یہ ہے کہ دو رکعت ادا کر کے سلام پھیری جائے اور پھر ایك رکعت ادا کر کے سلام پھیرے، اور تینوں کوایك سلام اور ایك تشھد کے ساتھ ادا کرنا بھی جائز ہے، اس میں دو تشھد نہ کرے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے.

اور پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی پوری سورۃ پڑھے، اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے.

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلی اور قل یا ایھالکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے"

سنن نسائی حدیث نمبر (1729) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز وتر کی مندرجہ بالا سب صورتیں اور کیفیات سنت میں وارد ہیں اور اکمل یہ ہے کہ مسلمان شخص ایك ہی کیفیت میں نماز وتر ادا نہ کرتا رہے بلکہ اسے کبھی ایك اور کبھی دوسری کیفیت میں نماز وتر ادا کرنی چاہیے تا کہ وہ سنت کے سب طریقوں پر عمل کر سکے.

واللہ اعلم .